خطبہ جمعہ

بعنوان

فتنہ دجال سے حفاظت

(سورۃ الکہف کی روشنی میں)

سلسلۃ منبر الحکمۃ

180

بتاریخ: 17 جنوری 2020

بمطابق: ۲۱ جمادی الأولیٰ ۱٤٤۱ ھج

به اهتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

❀ مسیح الدجال کی وجہ تسمیہ ❀ قرآنِ کریم میں دجال کا ذکر
❀ فتنہ دجال سب سے بڑا فتنہ ❀ سورۃ الکہف اور دجال سے حفاظت
❀ دجال سے بچاؤ کی صورتیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:

13 سالہ مکی دور میں کل 86 سورتیں نازل ہوئی ہیں، ان کا 60 فی صد حصہ عقیدہ آخرت کے بیان پر مشتمل ہے۔ نبوت کے پہلے سال 13 سورتوں میں سے 6 سورتیں عقیدہ آخرت کے بیان پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح سورۃ الکہف کی 110 آیات میں سے تقریباً 40 آیات عقیدہ آخرت سے متعلق ہیں۔

اس سارے بیان سے مقصود یہ ہے کہ مسلمان کی کردار سازی، ذہن سازی، اصلاح و تربیت، فہم دین وغیرہ سے متعلقہ امور میں عقیدہ آخرت کا بنیادی اور کثیر حصہ ہے۔

آج کا خطبہ فتنہ دجال سے حفاظت اور بچاؤ کے موضوع پر ہے، جسے ہم سورۃ الکہف کے مشمولات کی روشنی میں واضح کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن اس سے پہلے دجال سے متعلق کچھ معلومات رقم کرنا ضروری ہیں۔

مسیح الدجال کی وجہ تسمیہ:

اس کو مسیح اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کی ایک آنکھ ممسوح یعنی پھوٹی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھی مسیح کہا جاتا ہے، یہ نام انہیں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر عنایت فرمایا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تھا۔اس لیے کہ وہ جب کسی کوڑی پر اپنا ہاتھ پھیرتے تھے تو ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دو مسیح پیدا فرمائے ہیں، دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ایک ہدایت کے مسیح ہیں جبکہ دوسرا گمراہی کا مسیح ہوگا۔

دجال کا معنی ہے دھوکہ وفریب دینے والا، جو لوگوں کو اپنی تلبیس کے ذریعے گمراہ کرے گا۔اس کی علامت یہ ہوگی کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا، جسے ہر مومن شخص پڑھ لے گا، خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ۔

قرآنِ کریم میں دجال کا ذکر:

قرآنِ کریم میں واضح الفاظ کے ساتھ دجال کا ذکر موجود نہیں ہے لیکن اس کی طرف اشارہ موجود ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَـومَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾ [الأنعام: 158]

''جس دن تیرے رب کی کچھ نشانیاں آ جائیں گی تو کسی بندے کو اس وقت ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا، جو کہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی خیر وبھلائی نہ کمائی ہو۔''

اس میں دجال کے ظہور کی طرف ہی اشارہ ہے، کیونکہ ایک روایت میں اس کی صراحت موجود ہے، جسے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ))

''تین نشانیاں ایسی ہیں کہ جب وہ نکل آئیں گی تو کسی بندے کو اس وقت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا، جو کہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی خیر و بھلائی نہ کمائی ہو: ① مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونا ② دجال ③ زمین سے ایک عجیب الخلقت جانور کا نکلنا۔"

صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الزمن الذى لا يقبل فيه الإيمان، ح: 158

گویا دجال کا ظاہر ہونا قیامت کی بڑی علامات میں سے ہے کہ جب اہلِ ایمان ہی خیر و بھلائی سے ہمکنار ہوں گے اور جو ایمان سے محروم رہے ہوں گے یا ایمان لانے کے باوجود بھی امورِ اطاعت و خیر سے دُور رہے ہوں گے؛ ایسے لوگوں کو تب ایمان لانا یا اللہ کی طرف رجوع کرنا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

فتنہ دجال سب سے بڑا فتنہ:

اس فتنے کی قباحت اور شناعت کا اندازہ نبی ﷺ کی اس حدیث مبارکہ سے لگائیے۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُنْذُ ذَرَأَ اللّٰهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ))

"اے لوگو! جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا فرمایا ہے تب سے رُوئے زمین پر دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ رونما نہیں ہوا۔"

[صحيح] صحيح الجامع: 7875

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے پاس لوگوں کے امتحان کا مکمل اختیار ہوگا۔ وہ مردہ کو زندہ اور زندہ کو مردہ کرنے کی قدرت رکھے گا۔ جنت اور جہنم ساتھ لیے پھر رہا ہوگا، جو اس کی بات مان لے گا اس کو اپنی جنت میں داخل کر دے گا اور جو نہیں مانے گا اسے جہنم میں ڈال دے گا، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہوگی۔ جنت میں جانے والا جہنم کا حق دار ٹھہرے گا اور جہنم میں ڈالا جانے والا اللہ کی جنت کا مہمان بنے گا۔ اگر کوئی بندہ اس کا انکار کرے گا تو وہ مختلف حیلوں بہانوں کے علاوہ ایک طریقہ اس کو گمراہ کرنے کا یہ بھی اپنائے گا کہ اس سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہے گا: اگر تیرے والدین زندہ ہوتے اور وہ تجھے مجھ پر ایمان لانے کو کہتے تو کیا پھر تم مان لیتے؟ وہ بندہ کہے گا: ہاں، میں مان لیتا۔ دجال اسی وقت دو شیطانوں کو اس کے والدین کی صورت میں کھڑا کر دے گا اور وہ اسے کہنے لگیں گے: بیٹا! اس کی پیروی کرو، یہ تمہارا رب ہے۔ اسی طرح اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ کسی بندے کو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دے گا اور کہے گا: یہ میرا بندہ تھا اور میں نے ہی اسے دنیا میں بھیجا تھا لیکن اس نے مجھے چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنا لیا۔ اسی طرح اس کے پاس بارش برسانے کا بھی اختیار ہوگا، زمین سے نباتات اگانے پر بھی قدرت رکھتا ہوگا۔

(یہ تمام تفصیل صحیح الجامع: 7875 میں مذکور ہے)

غرضیکہ ایسے ایسے فتنے برپا کرے گا کہ کمزور عقیدے والے لوگ اس کے اس قدر اختیارات دیکھ کر اسی کو رب مان بیٹھیں گے اور اس پر ایمان لے آئیں گے۔

اس لیے ہر مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے کہ اس فتنے میں مبتلا ہونے سے پناہ مانگنے کے ساتھ ساتھ اپنے اعمال ایسے بنائے رکھے کہ اس کا شمار اہلِ ایمان میں ہو سکے اور وہ اس فتنے سے محفوظ رہ سکے۔

سورۃ الکہف اور دجال سے حفاظت:

نبی کریم ﷺ نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات، اور ایک روایت کے مطابق آخری دس آیات حفظ کرنے کی فضیلت یہ بیان فرمائی ہے کہ بندہ فتنہ دجال سے محفوظ رہتا ہے۔ سورۃ الکہف کی اس فضیلت اور خاصیت کی کیا وجہ ہے؟ مختصراً رقم کیے دیتے ہیں۔

سورۃ الکہف میں چار قصے بیان کیے گئے ہیں:

1......اصحاب الکہف کا قصہ:

اس قصے میں اصحاب الکہف کے دِین کی آزمائش کا تذکرہ ہے، کہ کس طرح انہوں نے اپنا دِین بچانے کے لیے غار میں پناہ لی اور اللہ تعالیٰ نے کئی سو سال تک انہیں غار میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سلائے رکھا۔ بعد میں جب وہ بیدار ہوئے اور کھانا وغیرہ لینے کے لیے قریبی شہر میں گئے تو معلوم پڑا کہ ان کے پاس موجود کرنسی کو تو صدیاں بیت چکی ہیں اور اب سارا زمانہ ہی بدل چکا ہے۔

مختصر یہ کہ یہ سارا قصہ صرف اپنا دین بچانے کے سلسلے میں پیش آیا۔ جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ دین کی حفاظت بنیادی اور واجب امر ہے، دین کی تبلیغ بھی ہر مسلمان پر اس کے علم اور استطاعت کے مطابق عائد ہوتی ہے، دین کی ہر بات علم، شعور اور دلیل کے ساتھ کرنی چاہیے، بے علم اور بے دلیل بات سے دین کی خدمت نہیں بلکہ اہانت ہوتی ہے، نیز اپنا اور لوگوں کا دین بچانے اور انہیں فتنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے آخری حد تک کوشش کرنی چاہیے۔

2...... باغات والے دو صاحبوں کا قصہ:

اس قصے میں مال کی آزمائش کا تذکرہ ہے۔ جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ مال جب فی ذاتہٖ مقصود بن جائے اور مال کے حصول و اخراجات میں حلال و حرام کا فرق ختم ہو جائے تو وہ مال فتنہ بن جاتا ہے۔ کسبِ معاش فی ذاتہٖ معیوب نہیں بلکہ ممدوح ہے البتہ اس میں شرعی حدود و قیود کا پاس و لحاظ نہ رکھنا اور حرص و طمع کے ساتھ اس کے درپے ہو جانا یقیناً معیوب اور ممنوع ہے۔ اس لیے ایسے تمام امور سے اجتناب کرنا چاہیے جس سے انسان کے لیے اس کا مال ہی آزمائش بن جائے۔

3...... موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا قصہ:

اس قصے میں علم کی آزمائش کا تذکرہ ہے۔ اس سے ہمیں یہ اسباق ملتے ہیں کہ علم کی نعمت کو اللہ کی طرف ہی منسوب کرنا چاہیے، اس کو اپنا کمال اور بڑائی نہیں قرار دینا چاہیے۔ خود کو سب سے بڑا عالم نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ ہر وقت دوسروں سے علمی فیض لینے کا خواہش مند رہنا چاہیے۔ حصولِ علم کے لیے لمبا صبر، مستقل مزاجی، وفورِ شوق اور تحمل و بردباری ہونی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چاہیے۔ ہمیشہ علمِ نافع کی دعا کرنی چاہیے اور ایسے علم سے پناہ مانگنی چاہیے جو انسان کے لیے اُخروی اعتبار سے نقصان کا باعث بن جائے۔ نیز شہرت، عہدہ، منصب اور اپنی علمی دھاک بٹھانے کے لیے علم حاصل کرنا نہایت مذموم ہے اور اسے صرف کسبِ معاش کا ذریعہ بنالینا گویا علم کی اہانت ہے۔ علم پر عمل کرنا حصولِ علم سے بھی زیادہ ضروری ہے، اس لیے اس کا مکمل اہتمام ہونا چاہیے۔ اسی طرح اگر آپ کو علم کی کوئی بات معلوم ہے تو اسے چھپانا نہیں چاہیے بلکہ عطیہ خداوندی سمجھ کر دوسروں کو بھی بتانا چاہیے۔

3......ذوالقرنین کا قصہ:

اس قصے میں اقتدار کی آزمائش کا تذکرہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عہدہ، منصب یا اقتدار سونپا ہے تو آپ کس طرح اس کا استعمال کرتے ہیں؟ حقوقِ خالق ومخلوق کی ادائیگی کرتے ہیں یا نہیں؟ اپنی رعایا کا کس قدر خیال اور پاس ولحاظ رکھتے ہیں؟ گویا آپ اپنی ذِمہ داریوں سے آگاہ ہیں یا نہیں! ذِمہ داری اور رعیت کو اللہ کی طرف سے امانت سمجھنا چاہیے، اس میں خیانت کا مرتکب نہیں ہونا چاہیے اور پھر جواب دہی کا احساس ہر دم دِل میں اجاگر رہنا چاہیے۔ اس سے انسان کسی بھی منصب کے تقاضے نبھانے میں ہر قسم کی آزمائش سے محفوظ رہتا ہے۔

غور طلب بات:

غور طلب بات یہ ہے کہ دجال اپنے ظہور کے بعد ان ہی چار قسم کی آزمائشوں سے اہل ایمان کو آزمائے گا، جیسا کہ مختلف صحیح احادیث میں مذکور ہے۔ اسی مطابقت سے نبی کریم ﷺ نے سورۃ الکہف کی ابتدائی اور آخری آیات کے حفظ کو فتنہ دجال سے حفاظت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ سورۃ الکہف کی ابتدائی یا آخری آیات کا خلاصہ ''توحید پر استقامت'' ہے۔ توحید کی موجودگی اعمال کو اعمالِ صالحہ بنا دیتی ہے اور انہیں قبولیت کا شرف مل جاتا ہے۔ جس کی زندگی توحید کے مطابق گزرے گی وہی ان چار آزمائشوں کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقابلہ کر سکتا ہے اور اس راہ میں سب سے بڑی معاونت عقیدہ آخرت کا قولی و عملی طور پر اختیار کرنا ہے۔

نیز فتنہ دجال کا مقابلہ کرنے کے لیے اور ان چار آزمائشوں میں سرخرو ہونے کے لیے شریعت کا تعلیم فرمودہ حل اختیار کیا جائے، جو کہ درج ذیل ہے۔

دجال سے بچاؤ کی صورتیں:

دجال سے بچاؤ تین صورتوں میں ہے:

① اس کی آمد سے قبل:

دجال کی آمد سے قبل حفاظتی تدبیر کے طور پر درج ذیل صورتیں اختیار کی جا سکتی ہیں:

①...... دجال کا سامنا ہونے کی خواہش نہ کی جائے، کیونکہ فتنے اور آزمائش میں مبتلا ہونے کی خواہش کرنا جائز نہیں۔ اس لیے کہ اگر آدمی اس آزمائش میں کامیاب نہ ٹھہر پائے تو گناہ گار ہونے کے ساتھ ساتھ عذاب کا مستحق بھی بن جاتا ہے۔ ویسے بھی دجال اہلِ ایمان کا دشمن ہے اور دشمن کا سامنا کرنے کی خواہش سے منع فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ))

''دشمن کا سامنا کرنے کی خواہش نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت (حفاظت) کی دعا کرو۔''

صحيح البخارى، كتاب الجهاد والسير، باب كان النبى ﷺ إذا لم يقاتل أول النهار أخر القتال حتى تزول الشمس، ح: 2966- صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب كراهة تمنى لقاء العدو والأمر بالصبر عند اللقاء، ح: 1742

②...... دجال کے فتنے سے محفوظ رہنے کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں یہ دعائیں مانگا کرتے تھے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.

''اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، میں مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام، ح: 832-صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه فی الصلاة، ح: 589

③......سورۃ الکہف کی پہلی اور آخری دس آیات حفظ کرنی چاہئیں۔ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ)). وَفِی رِوَايَةٍ: ((مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ)).

''جس نے سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات حفظ کرلیں؛ اسے دجّال کے فتنے سے بچا لیا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سورۃ الکہف کی آخری آیات۔''

صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل سورة الكهف، ح: 809

④......صبح وشام کے اذکار کی پابندی کرنی چاہیے، کیونکہ جو شخص صبح کے اذکار پابندی سے کرتا ہے وہ شام تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور فرشتوں کے حصار میں رہتا ہے، اسے شیطان کسی بھی شر اور فتنے کا شکار نہیں کر پاتا، اسی طرح جو شخص شام کو پابندی سے اذکار پڑھتا رہتا ہے وہ صبح تک حفاظتِ خداوندی میں آجاتا ہے اور ہر قسم کی تنگی، تکلیف، مصیبت، فتنے اور آزمائش سے محفوظ رہتا ہے۔

ذیل میں بعض اہم اذکار بیان کیے جا رہے ہیں، جن کو پابندی کے ساتھ پڑھنے سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

انسان ہر قسم کے شر، فتنے اور ہر شیطانی حملے سے محفوظ رہتا ہے۔

❀ ......سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نمازِ فجر کے بعد کوئی گفتگو کرنے سے پہلے اپنے پاؤں موڑے ہوئے (یعنی دو زانو بیٹھ کر) دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِى وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس برائیاں مٹا دیتا ہے، دس درجات بلند فرما دیتا ہے اور اس کا سارا دِن ہر ناپسندیدہ اور ناگوار چیز سے حفاظت میں آ جاتا ہے، اسے شیطان سے محفوظ کر لیا جاتا ہے اور اس دن اسے شرک کے علاوہ کوئی گناہ ہلاک نہیں کر سکے گا۔

[حسن لغيره] صحيح الترغيب والترهيب: 472

❀ ......ان ہی کلمات کی ایک فضیلت اور بھی بیان ہوئی ہے۔ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ یہی کلمات پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر بار یہ کلمات پڑھنے کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس کی دس برائیاں مٹا دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے دس درجات بلند فرما دیتا ہے، اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے اور دِن کے شروع سے لے کر دِن کے آخر تک اس (کی حفاظت) کے لیے (فرشتوں کا) مسلح لشکر مقرر کر دیا جاتا ہے، اور اس دِن وہ ایسا کوئی عمل نہیں کرتا جو ان کلمات پر غالب آ سکے۔ پھر اگر وہ شام کو بھی یہی کلمات پڑھے تو تب بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

[حسن صحيح] مسند أحمد: 23568 ـ صحيح الترغيب والترهيب: 660

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

❀......سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

''اللہ کے سوا کوئی شریک نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لائق تمام تر تعریفات ہیں، اسی کے ہاتھ میں خیر و بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔''

تو اسے ان کلمات کے صلے میں سات انعامات سے نوازا جاتا ہے: اللہ تعالیٰ ان کلمات کے بدلے میں اس کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس سے دس برائیاں مٹا دیتا ہے، اس کے دس درجات بلند فرما دیتا ہے، یہ کلمات اس کے لیے دس جانیں آزاد کرنے کے (اجر و ثواب کے) برابر ہو جاتے ہیں، اس کی شیطان سے حفاظت کا باعث بن جاتے ہیں، ہر ناپسندیدہ و ناگوار چیز سے بچا لیتے ہیں اور اس دِن اسے شرک کے علاوہ کوئی گناہ لاحق نہیں ہوتا (جو اس کی ہلاکت کا موجب بن سکے)، اور جو شخص مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد یہ کلمات پڑھ لیتا ہے تو اسے بھی اس رات یہی فضیلت ملتی ہے۔

[حسن لغیرہ] صحیح الترغیب والترھیب: 475

❀......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک دِن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو تمام تر تعریفات سزاوار ہیں اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے نامہ اعمال میں ایک سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس کے ایک سو گناہ مٹا دِیے جاتے ہیں، اس دِن شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور اس سے افضل عمل کوئی نہیں کر پاتا، سوائے اس کے جو اس سے زیادہ مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے۔

صحيح البخاری، كتاب بدء الوحی، باب صفة ابليس وجنوده، ح: 3293۔صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والإستغفار، باب فضل التسبيح والتهليل والدعاء، ح: 2691

❀......سیدنا عمارہ بن شبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ کہے:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے لشکر بھیج دیتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اللہ اس کے لیے (جنت کو) واجب کرنے والی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کی دس ہلاک کرنے والی برائیوں کو مٹا دیتا ہے اور اسے دس مومن غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔‘‘

[حسن] سنن الترمذی، أبواب الدعوات، باب ما جاء فی عقد التسبيح باليد، ح: 3534

❀......سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت دس مرتبہ یہ پڑھا:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس کی دس برائیاں مٹا دیتا ہے، اس کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے محفوظ کر لیتا ہے، اور جو شخص یہی کلمات شام کو پڑھتا ہے تو اسے بھی یہی فضیلت ملتی ہے۔

[حسن صحیح] السنن الکبریٰ للنسائی: 9768۔ المعجم الکبیر للطبرانی: 4093۔ صحیح الترغیب والترھیب: 660

❀ ......سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو اسے شام تک دنیا کی کوئی بھی چیز کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتی اور اسی طرح جو شام کو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے تو صبح تک وہ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے گا:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ.

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام سے کوئی بھی چیز، چاہے وہ زمین میں ہو یا آسمان میں، نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ سننے والا علم رکھنے والا ہے۔''

[حسن صحیح] سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح، ح: 5088۔ سنن الترمذی، أبواب الدعوات، باب ما جاء فی الدعاء إذا أصبح وإذا أمسی، ح: 3388

⑤ ......اگر ممکن ہو تو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کر لینی چاہیے، کیونکہ ان دو شہروں کے رہائشی لوگ دجال کے فتنے سے محفوظ رہیں گے۔ جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَکَّةَ وَالمَدِینَةَ، لَیْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ، إِلَّا عَلَیْهِ المَلائِکَةُ صَافِّینَ یَحْرُسُونَهَا))

''ہر شہر سے دجال کا گزر ہو گا مگر مکہ اور مدینہ (میں نہیں آئے گا)، کیونکہ ان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے تمام راستوں پر فرشتے صف بستہ ہو کر پہرہ دیں گے۔''

صحیح البخاری، کتاب الحج، باب لا یدخل الدجال المدینة، ح: 1881 ۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب فی خروج الدجال ومکثه فی الأرض--- الخ، ح: 2943

⑥......نیکی کے کام زیادہ سے زیادہ کیجیے۔ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا :الدَّجَّالَ ، وَالدُّخَانَ ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ ، وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ))

''چھ چیزوں سے پہلے پہلے عمل کر لو: دجال کا آنا، دھواں نکلنا، زمین سے عجیب الخلقت جانور کا نکلنا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عام لوگوں کا معاملہ (عمومی فتنہ) اور تم میں سے کسی کا بہت خاص معاملہ (یعنی موت کا آنا)۔''

صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب فی بقیة من أحادیث الدجال، ح: 2947

⑦......نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے کیونکہ ان کی صحبت سے انسان ان ہی جیسے نیک اعمال کا پابند ہو جاتا ہے، جس کی برکت سے وہ ہر برائی اور ہر فتنے سے محفوظ رہنے اور ان کا مقابلہ کرنے کی سعی کرنے لگتا ہے، جبکہ بری مجلس انسان پر برے اثرات مرتب کرتی ہے اور اسے گناہوں اور فتنوں کا شکار کر دیتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اچھی اور بری صحبت کی مثال بڑے ہی خوب صورت انداز میں بیان فرمائی ہے:

((اَلرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ))

''آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہی ہوتا ہے، سو تم میں سے (ہر) شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کسے دوست بناتا ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[حسـن] سـنن أبی داود، کتاب الأدب، باب من یؤمر أن یجالس، ح: 4833۔ سنن الترمذی، أبواب الزهد، باب منه، ح: 2378

فارسی کا مقولہ ہے: ''صحبت صالح ترا صالح کند، صحبت طالح ترا طالح کند۔'' یعنی نیک صحبت آپ کو نیک اور بری صحبت آپ کو برا بنا دے گی۔ صحبت اور مجلس سے انسان اپنے ساتھی کی عادات اور رنگ ڈھنگ اختیار کر لیتا ہے، پھر دھیرے دھیرے اس کی محبت بھی دِل میں گھر کر جاتی ہے اور معاملہ دِین وعقیدے تک جا پہنچتا ہے، اس لیے صاحب ایمان کے علاوہ فاسق وفاجر کی صحبت سے گریز کرنا چاہیے، تاکہ دنیا وآخرت کے ہر فتنے سے نجات کا سامان ہو سکے۔

⑧...... دنیا کو فقط آخرت کی تیاری کی امتحان گاہ سمجھنا چاہیے، یعنی مومن کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ اس کا اصل اور دائمی مقام آخرت ہے، اس کو بہتر بنانے کے لیے ہمیں دنیا میں بھیجا گیا ہے کہ یہاں ایسے اعمال کیے جائیں جن کی بہ دولت اُخروی زندگی میں جنت کا حصول ممکن ہو سکے۔ مومن کے لیے دنیا کی کیا حیثیت ہے؟ اس کی وضاحت نبی کریم ﷺ نے یوں فرمائی ہے:

((اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ))

''دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔''

صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، الباب الأول، ح: 2956

یعنی جس طرح قید میں انسان اپنی مرضی کی زندگی نہیں گزار سکتا بلکہ وہ جس کی قید میں ہوتا ہے اسی کی مرضی کے مطابق اپنے شب وروز بسر کرتا ہے، اسی طرح مومن کو بھی دنیا میں آ کر اپنی من مرضی کی زندگی گزارنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اسے اللہ ورسول کی قائم کردہ حدود وقیود میں رہ کر اور ان کے احکام وفرامین کے تابع رہ کر زندگی گزارنا ہوتی ہے۔ مذکورہ حدیث کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ درحقیقت مومن کے لیے اصل زندگانی جنت کی ہے جبکہ کافر کے لیے دنیا ہی سب کچھ ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حقیقت یہی ہے کہ بندۂ مومن تب ہی فتنوں کا شکار ہوتا ہے جب وہ دنیا کو اپنا اصل مقام سمجھ بیٹھتا ہے اور اسی کو بنانے سنوارنے کے لیے تگ ودو کرنے لگتا ہے۔ پھر ایمان بھی کمزور پڑ جاتا ہے اور سب سے زیادہ عقیدۂ آخرت کمزور ہوجاتا ہے۔

② اس کی آمد کے وقت:

دجال کی آمد کے وقت بچاؤ کی صورت یہ ہے کہ جب آدمی کو معلوم ہوجائے کہ دجال آچکا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے دُور ہی رہے اور اس کے قریب آنے سے اجتناب کرے۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ، فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ، مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ))

''جو شخص دجال کے متعلق سنے تو اسے چاہیے کہ اس سے دُور رہے۔ اللہ کی قسم! آدمی دجال کے پاس آئے گا جبکہ وہ خود کو مومن سمجھتا ہوگا لیکن ان شبہات کی وجہ سے جو وہ لے کر آئے گا؛ اس کی پیروی کر بیٹھے گا۔''

[صحيح] سنن أبي داود، كتاب الملاحم، باب خروج الدجال، ح: 4319

③ اس کا سامنا ہوتے وقت:

اگر دجال کا سامنا ہوجائے تو ایسی صورت میں اپنا ایمان محفوظ رکھنے اور اس کے فتنے سے بچنے کی درج ذیل صورتیں ہیں:

⑤ ......سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات پڑھنا شروع کر دیں۔ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ رَآهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الكَهْفِ))

''تم میں سے جو شخص دجال کو دیکھے اسے چاہیے کہ سورۃ الکہف کی ابتدائی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آیات پڑھے۔‘‘

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب الفتن، باب ما جاء فی فتنة الدجال، ح: 2240 ۔
سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال، ح: 4075

۲......دجال کے ساتھ جو نہر ہوگی اس میں سے پانی کا گھونٹ پی لے۔سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ، أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ، فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ، فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ، ثُمَّ لْيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ))

’’دجال کے ساتھ جو معاملہ ہوگا اسے میں اس سے بھی زیادہ جانتا ہوں۔اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی جو بہہ رہی ہوں گی، ایک بظاہر سفید رنگ کا پانی ہو گا جبکہ دوسرا بظاہر بھڑکتی ہوئی آگ ہوگا۔اگر کوئی شخص اس تک پہنچ جائے تو اسے چاہیے کہ اس نہر کے پاس آئے جو اسے آگ دکھائی دے رہی ہو اور آنکھیں بند کرے، اپنا سر جھکائے اور اس میں سے پی لے، بلاشبہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔‘‘

صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذکر الدجال وصفته وما معه، ح: 2934

۳......دجال کے رُوبہ رُو اس کا واضح طور پر انکار کردے۔

((إِنَّ مِنْ بَعْدِكُمْ الْكَذَّابَ الْمُضِلَّ، وَإِنَّهُ سَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَمَنْ قَالَ: كَذَبْتَ لَسْتَ رَبَّنَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَبُّنَا، وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا، وَإِلَيْهِ أَنَبْنَا، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهِ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یقیناً تمہارے بعد ایک گمراہ کن کذاب آئے گا اور وہ کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ سو جس شخص نے کہا: ''تو جھوٹا ہے، تو ہمارا رب نہیں ہے بلکہ اللہ ہمارا رب ہے، اسی پر ہمارا توکل ہے، اسی کی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور ہم تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔'' تو دجال کو اس پر غلبہ حاصل نہیں ہو سکے گا۔

[إسناده صحيح] مسند أحمد: 23487

خطبہ رائٹر
حافظ فیض اللہ ناصر
03214697056

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03034125519
03014843312
03424449009

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com